Unit 1: The Saviour of Mankind

Translation

1. Arabia is the land of unparalleled charm and beauty, with its trackless deserts of sand dunes in the dazzling rays of the tropical sun. Its starry sky has excited the imagination of poets and travellers. It was in this land that the Rasoolullah () was born in Makkah Mukarramah which is about fifty miles from the Red Sea.

1. عرب ایک خوبصورت اور دلکش سرزمین ہے۔ وہاں کے ریتلے صحرا سورج کی تیز روشنی میں چمکتے ہیں۔ رات کو آسمان پر بے شمار ستارے نظر آتے ہیں جو شاعروں اور مسافروں کے لیے بہت دلکش ہوتے ہیں۔ اسی سرزمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔ آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، جو بحیرہ احمر سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر ہے۔

2. The Arabs possessed a remarkable memory and were an eloquent people. Their eloquence and memory found expression in their poetry. Every year a fair was held for poetical competitions at Ukaz. It is narrated that Hammad said to Caliph Walid bin Yazid: "I can recite to you, for each letter of the alphabet, one hundred long poems, without taking into account short pieces, and all of that was composed exclusively by poets before the promulgation of Islam." It is no wonder that Allah (سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی) chose the Arabic language for His final dispensation and the preservation of His Word.

2. عرب لوگ بہت اچھی یادداشت رکھنے والے اور فصیح و بلیغ (اچھی زبان بولنے والے) تھے۔ ان کی فصاحت و بلاغت اور یادداشت کا اظہار ان کی شاعری میں ہوتا تھا۔ ہر سال عکاظ کے مقام پر شاعری کے مقابلوں کا ایک میلہ لگتا تھا۔ روایت ہے کہ حماد نے خلیفہ ولید بن یزید سے کہا: "میں آپ کو ہر حرف پر ایک سو لمبی نظمیں سنا سکتا ہوں، چھوٹی نظموں کو چھوڑ کر، اور یہ سب اسلام کے آنے سے پہلے کے شاعروں کی تخلیق ہے۔" تعجب کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغام اور اپنے کلام کی حفاظت کے لیے عربی زبان کو منتخب فرمایا۔

3. In the fifth and sixth centuries, mankind stood on the verge of chaos. It seemed that the civilization, which had taken four thousand years to grow, had started crumbling. At this point in time, Allah (سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی) raised a Rasool among themselves to lift humanity from ignorance into the light of faith.

3. پانچویں اور چھٹی صدی میں انسانیت تباہی کے دہانے پر کھڑی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ تہذیب، جسے بنانے میں چار ہزار سال لگے، ٹوٹنے لگ گئی ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں میں سے ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا، تاکہ وہ انسانوں کو جہالت سے نکال کر ایمان کی روشنی کی طرف لے آئیں۔

4. When Hazrat Muhammad (sallallahu alayhi wa sallam) was thirty-eight years of age, he (sallallahu alayhi wa sallam) spent most of his time in solitude and meditation. In the cave of Hira, he (sallallahu alayhi wa sallam) used to retire with food and water and spend days and weeks in remembrance of Allah (سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی).

4. جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اٹھائیس (38) سال ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر وقت تنہائی اور غور و فکر میں گزارتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں کھانا اور پانی لے کر چلے جاتے، اور کئی دن اور ہفتے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں گزارا کرتے تھے۔

5. The period of waiting had come to a close. His (sallallahu alaihi wasallam) heart was overflowing with profound compassion for humanity. He (sallallahu alaihi wasallam) had a pressing urge to eradicate wrong beliefs, social evils, cruelty and injustice. The moment had arrived when he (sallallahu alaihi wasallam) was to be bestowed with 'Nabuwat'.

One day, when he (sallallahu alaihi wasallam) was in the cave of Hira, Hazrat Jibril (علیہ السلام) (Gabriel) came and conveyed to him (sallallahu alaihi wasallam) the following message of Allah (سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالَیٰ) :

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

Read in the name of thy Lord Who created; created man from a clot (of congealed blood): Read and thy Lord is the Most Bountiful, Who taught (the use of) the pen, taught man that which he knew not. (Quran, 96:1-5)

5. انتظار کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل انسانیت کے لیے گہری ہمدردی سے بھرا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ شدید خواہش تھی کہ غلط عقائد، معاشرتی برائیاں، ظلم اور ناانصافی کو ختم کریں۔ وہ وقت آ چکا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا کی جانے والی تھی۔

ایک دن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں تھے، حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سنایا:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ، الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

ترجمہ:

پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھیے! اور آپ کا رب سب سے زیادہ کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا، انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (سورۃ العلق، آیات 1-5)

6. The revelation of the divine message, which continued for the next twenty-three years, had begun, and the Rasoolullah (sallallahu alaihi wasallam) had arisen to proclaim the Oneness of Allah (سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالَیٰ) (Tauheed) and the unity of mankind. Hi (sallallahu alaihi wasallam) mission was to destroy the nexus of superstition, ignorance, and disbelief, and set up a noble conception of life and lead mankind to the light of faith and divine bliss.

6. اللہ تعالیٰ کے پیغام کا نزول شروع ہو چکا تھا، جو اگلے تیئس (23) سال تک جاری رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تاکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (توحید) اور انسانوں کے درمیان اتحاد کا اعلان کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن یہ تھا کہ وہ غلط عقائد، جہالت اور کفر کے جال کو ختم کریں، اور زندگی کا ایک اعلیٰ تصور قائم کریں، تاکہ انسانوں کو ایمان اور اللہ کی رحمت کی روشنی کی طرف لے جائیں۔

7. Since this belief was threatening their dominance in the society, the pagan Arabs started to mount pressure on the Rasoolullah (sallallahu alaihi wasallam) and his followers. They wanted them to renounce their cause and take to idol-worshipping. On one occasion, they sent a delegation to the Rasoolullah's (sallallahu alaihi wasallam) kind and caring uncle, Hazrat Abu Talib. They told him either to restrain the Rasoolullah (sallallahu alaihi wasallam) from preaching Allah's (سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی) message or to face their enmity. Finding himself in a dilemma,he sent for his nephew, and explained to him the situation. The Rasoolullah (sallallahu alaihi wasallam) responded with these memorable words: "My dear uncle, if they put the sun in my right hand and the moon in my left, even then I shall not abandon the proclamation of the Oneness of Allah (Tauheed). I shall set up the true faith upon the earth or perish in the attempt."

.7 چونکہ یہ عقیدہ (توحید) ان کے معاشرتی غلبے کے لیے خطرہ بن رہا تھا، اس لیے مشرک عربوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنے مشن سے باز آجائیں اور دوبارہ بت پرستی اختیار کر لیں۔ ایک موقع پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہربان چچا حضرت ابو طالب کے پاس ایک وفد بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ یا تو وہ اپنے بھتیجے کو اللہ تعالٰی کا پیغام پھیلانے سے روکیں، یا پھر ہماری دشمنی کے لیے تیار رہیں۔

حضرت ابو طالب مشکل میں پڑ گئے، چنانچہ انہوں نے اپنے بھتیجے کو بلایا اور سارا معاملہ سمجھایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یادگار الفاظ فرمائے: "میرے پیارے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ پر چاند، تب بھی میں اللہ تعالٰی کی وحدانیت (توحید) کا پیغام دینا نہیں چھوڑوں گا۔ میں سچی دین کو زمین پر قائم کر کے رہوں گا، یا اسی کوشش میں اپنی جان دے دوں گا۔"

8. The Rasoolullah's (sallallahu alaihi wasallam) uncle was so much impressed with his nephew's firm determination that he replied:

"Son of my brother, go thy way; none will dare to touch thee. I shall never forsake thee."

.8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اپنے بھتیجے کے پختہ ارادے سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے جواب دیا:

"میرے بھائی کے بیٹے! اپنے راستے پر قائم رہو، کوئی تمہیں ہاتھ لگانے کی جرأت نہیں کرے گا۔ میں تمہیں کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گا۔"

9. And the Rasoolullah (sallallahu alaihi wasallam) did go the way Allah (سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی) had chosen for him. Imbued with divine guidance and firm resolve, the Rasoolullah (sallallahu alaihi wasallam) encountered all the challenges with grace and dignity. In no time, he (sallallahu alaihi wasallam) elevated man to the highest possible level in both spiritual and worldly domains. He (sallallahu alaihi wasallam) was also a driving force behind the Arab conquests, which have created an everlasting impression on human history. No wonder, he (sallallahu alaihi wasallam) is universally acknowledged as the most influential figure in history. In the words of Michael H. Hart, agreat historian (The 100: A Ranking of the MostInfluential Persons in History):

"Muhammad (sallallahu alaihi wasallam) however, was responsible for both the theology of Islam and its main ethical and moral principles. In addition, he (sallallahu alaihi wasallam) played the key role in proselytizing the new faith, and in establishing the religious practices.... In fact as the driving force behind the Arab conquests, he (sallallahu alaihi wasallam) may well rank as the most influential political leader of all times... The Arab conquests of the seventh century have continued to play an important role in human history, down to the present day!"

09. اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی اسی راستے پر چلے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ اللہ کی رہنمائی اور مضبوط عزم کے ساتھ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیلنج کو وقار اور صبر کے ساتھ قبول کیا۔ تھوڑی ہی مدت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو روحانی اور دنیاوی دونوں میدانوں میں بلند مقام تک پہنچا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرب فتوحات کے پیچھے بھی ایک زبردست قوت تھے، جنہوں نے انسانی تاریخ پر ایک نہ مٹنے والا نقش چھوڑا۔

تعجب کی بات نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاریخ کی سب سے مؤثر شخصیت کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ مشہور مورخ مائیکل ایچ ہارٹ نے اپنی کتاب "The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History" میں لکھا:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اسلام کی دینی تعلیمات کے ذمہ دار تھے بلکہ اس کے اخلاقی اور معاشرتی اصولوں کے بھی بانی تھے۔

اس کے علاوہ، انہوں نے نئے دین کی تبلیغ اور اس کی عبادات کو قائم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ درحقیقت، عرب فتوحات کے پیچھے اصل محرک کے طور پر، وہ ممکنہ طور پر ہر دور کے سب سے مؤثر سیاسی رہنما شمار کیے جا سکتے ہیں۔ ساتویں صدی کی عرب فتوحات آج تک انسانی تاریخ میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔"

10. Such a thorough transformation of man and society owes to the Rasoolullah's (sallallahu alaihi wasallam) deep faith in Allah (سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ) to his love for humanity, and to the nobility of his (sallallahu alaihi wasallam) (character. Indeed, his (sallallahu alaihi wasallam) life is a perfect model to follow. Hazrat Qatadah (رضی اللہ تعالی عنہ) reported: I said to Hazrat Ayesha (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) mother of the believers, tell me about the character of the Rasoolullah ().

Hazrat Ayesha (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) said, "Have you not read the Quran?"

I said, "Of course."

Hazrat Ayesha (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) said:ima

"His (sallallahu alayhi wa sallam) morals and character are an embodiment of the Holy Quran."(Sahih Muslim 746) The final word about the saviour of mankind in the Holy Quran is:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا

O Nabi! Surely, We have sent you as a witness, and bearer of good news and warner. And as the one inviting to Allah by His permission, and as a light-giving torch. (Quran, 33:45-46)

10. انسان اور معاشرے میں ایسی مکمل تبدیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ پر گہرے ایمان، انسانیت سے محبت، اور آپ کے بلند اخلاق کی بدولت ممکن ہوئی۔ بے شک، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک کامل نمونہ ہے جس کی پیروی کی جانی چاہیے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین) سے پوچھا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟"

انہوں نے فرمایا: "کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟" میں نے کہا: "کیوں نہیں!"

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار پورا قرآن تھا۔" (صحیح مسلم: 746)

قرآن مجید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آخری بات یوں ارشاد ہوئی:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا

ترجمہ: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے والا، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

(سورۃ الاحزاب: آیات 45-46)

For More Visit thesmartstudy.info